سوال

(98) ولدالزنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گاؤں میں ایک شخص اپنی حقیقی ہمشیرہ سے زنا کرتا تھا اب اس کی ہمشیرہ کولڑکا پیدا ہوا ہے جس وقت حمل ظاہر ہوا تولوگوں نے لڑکی سے دریافت کیا تو لڑکی نے کہا یہ حمل میرے حقیقی بھائی کا ہے اس پر اس شخص کولوگوں نے کہا اس بات کوچھپانا بہتر ہے تو تواپنی بہن کانکاح کسی سے کرادے تاکہ یہ بات چھپ جائے لیکن اس نے انکار کیا کہ میں خود اپنے گھر میں رکھوں گاکسی سے نکاح ہر گز نہیں کروں گاخیر جب اہل گاؤں نے تنگ کیا تو وہ اس ہمشیرہ کولے کر کہیں چلا گیا اب اس کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اوروہ بھی اپنے گاؤں میں چلا آیا ہے اب اس کے ساتھ اس کے کنبہ والے دس بارہ آدمی شریک ہوگئے ہیں اوران کی طاقت زیادہ ہوگئی ہے اورباقی گاؤں والوں نے ابھی تک ان کا بائیکاٹ کیا ہے اورایک قاضی ایسے ہی فعل والاان کے ساتھ ہے اوروہ کہتے ہیں کہ مسجد ہماری ہے یا تو ہمارے مقرر کردہ قاضی کے پیچھے نماز پڑھو۔ ہم دوسری جماعت مسجد میں نہیں ہونے دیں گے لہذا انہوں نے مسجد میں اشتہار لگا کر باقی گاؤں کواطلاع دی کہ جس شخص نے ہمارے قاضی کے پیچھے نماز پڑھنی ہے پڑھے نہیں تودوسری مسجد بنوالے اب باقی گاؤں مسجد جانے سے .... ہیں ایسے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر سوال صحیح ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ حقیقی بہن سے یاکسی اور محرمات ابدیہ سے حرام کاری کرنے والاشرعا واجب القتل ہے۔ اگر ہندوستان میں اسلامی حکومت ہوتی جوحدود شرعیہ کی پابند ہوتی تو یہ قتل کر دیا جاتا لیکن غیر ملکی حکومت قائم ہونے کی وجہ سے یہ حد نہیں جاری کی جاسکتی یہاں ملکی قانون رائج ہونے کی وجہ سے کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ اس قسم کی حد شرعی جاری کرسکے اس مجبوری کی وجہ سے صورت مسؤلہ میں بشرط صحبت سوال گاؤں کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حرام کاری کرنے والے کو مجبور کریں کہ وہ کہیں اپنی بہن کی شادی کردے اور خود توبہ کرکے اپنی حالت درست کرلے تو ایسے حرام کا فاسق فاجر ہر قسم کا تعلق لین دین شادی بیاہ غمی خوشی کا بند کردینا چاہئے تاکہ وہ مجبور ہوکر توبہ کرلے اوراپنی حالت درست کرلے اور سب سے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ اس معاملہ کی رپورٹ پولیس اسٹیشن میں کردینی چاہئے کہ پولیس خود ایسے نالائق کواس حرام کے مطابق قانونی سزادلوائے گی۔

ایسے نالائق کوامام نہیں بنانا چاہئے اورنہ نماز اس کے پیچھے پڑھنی چاہئے ۔ ایسے فاجر بدکار کے حمایتی اورمدد گار قاضی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہئے جولوگ اس حرام کار کی حمایت کررہے ہیں وہ سخت گنا ہگار ہیں ان کا بائیکاٹ کردینا چاہئے مسجد کی ذاتی ملکیت اورجائیداد نہیں ہے پس کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا حرام ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 220

محدث فتویٰ